مولانا عبدالقیوم حقانی

دارالعلوم حقانیہ کے شب و روز

ختم بخاری | ۱۱ مئی۔ دارالعلوم حقانیہ میں ختم بخاری کے موقع پر کوئی خاص تقریب اور اس کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اسے کبھی اہمیت دی گئی ہے جیسا کہ عام طور پر اس موقع پر مدارس کا معمول ہے۔ کہ متعلقین ولواحقین اور وابستگان وخواص کے نام تقریب میں شرکت کے لئے دعوت نامے جاری کیے جاتے ہیں۔ اور اشتہارات بھی شائع کیے جاتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ بفضل اللہ دارالعلوم حقانیہ کی خدمات، علوم ومعارف کی اشاعت، ہر سال فارغ ہونے والے سینکڑوں فضلاء جو ملک وبیرون ملک دنیا کے کونے کونے میں پھیلے اور خدمت دین میں مصروف ہیں۔ اور اب ان کی ایک بڑی تعداد افغانستان کے محاذ جنگ پر روسی دشمن سے برسر پیکار ہے۔ غرض دارالعلوم کے فضلاء متعلقین اور وابستگان کا حلقہ اس قدر وسیع ہوگیا ہے کہ اب نہ توان کا احاطہ کسی کے بس کی بات ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ سب کو بروقت مطلع کیا جاسکے۔ پھر بھی دارالعلوم کے مخلصین ومتعلقین، درس حدیث کے عشاق اور حضرت شیخ الحدیث سے خصوصی وابستگی رکھنے والے ختم بخاری کے منتظر اور اس موقع پر حصول برکت ودعا کے لئے بیتاب رہتے ہیں حسب سابق اس مرتبہ بھی ایک ماہ قبل احباب ومتعلقین خطوط، قاصدین، پیغامات اور فون کے ذریعہ ختم بخاری کی تاریخ کا تعین دریافت کرتے رہے جب ۹ مئی کو حضرت شیخ الحدیث نے ۱۱ مئی دس بجے ختم بخاری کا فیصلہ فرمایا تو یہ خبر آنا فانا پورے علاقہ میں پھیل گئی۔ اور گیارہ مئی کو دس بجے سے قبل دارالحدیث کا وسیع ہال مہمانوں اور طلبہ سے کھچا کھچ بھر گیا۔

حضرت شیخ الحدیث مسند حدیث پر، اور دارالعلوم کے دیگر مشائخ واساتذہ دائیں بائیں اور سامنے سینکڑوں طلبہ صحیح بخاری کھولے بیٹھے تھے۔ عجیب پُرکیف اور روح پرور منظر تھا۔ طلبہ کے لئے ختم بخاری کی خوشیاں مزید دوبالا ہوگئیں جب انہوں نے دیکھا کہ مولانا سمیع الحق صاحب جو تین ہفتوں سے علیل اور پشاور کے خیبر ہسپتال میں چند دن زیر علاج تھے آج قدرے افاقہ سے ہیں۔ اور دارالحدیث میں تشریف فرما ہیں۔

حضرت شیخ کے طویل دعا فرمانے کے بعد حاضرین بغرض مصافحہ اور طلب دعا کی غرض سے حضرت شیخ پر ٹوٹ پڑے۔ احقر نے حضرت کے ہاتھوں کو تھام لیا۔ اور خدام وعشاق مصافحہ ودست بوسی کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ | ۱۲ مئی۔ مولانا گوہر شاہ حقانی اور مولانا غلام محمد صادق حقانی کے شدید اصرار پر حضرت شیخ الحدیث چارسدہ تشریف لے گئے جہاں سینکڑوں علماء نے باہر نکل کر، دو رویہ لائنوں میں فلک